نوٹ

اس ماہ میں 7 دسمبر کو شمارہ نمبر 283 دیا گیا ہے

جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے

اصل میں 7 دسمبر شمارہ نمبر 284 ہے

8 دسمبر شمارہ نمبر 285 ہے

9 دسمبر شمارہ نمبر 286 ہے

اسکے بعد ترتیب ٹھیک ہے

بظاہر شمارہ نمبر 286 مِس لگتا ہے لیکن کوئی شمارہ مِس نہیں ہے

فون نمبر ۹۴ ـ تار کا پتہ ـ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ
فی پرچہ دس پیسے

۹ رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ ۷ فتح ۱۳۴۱ ہش ۷ دسمبر ۱۹۶۲ء نمبر ۲۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل سارا دن حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مَیں نے جو کچھ لکھا تھا صاف اور بغیر کسی قسم کے پیچ کے لکھا تھا

ٹریبیون ڈاؤ کی تقریر میں مَیں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سلسلہ انبیاء کے آخری نبی تھے

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے مزید وضاحت

(مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ دسمبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں

روزنامہ انجام پشاور مورخہ ۱۵ نومبر میں جو بیان محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔ اس کی تردید آپ نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۶ نومبر میں بوضاحت کر دی تھی۔ ہم یہ لکھنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ انجام پشاور نے تو مکرم چوہدری صاحب کا تردیدی مکتوب شائع کر کے اپنی صحافتی ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ لیکن انجام کراچی نے مکتوب شائع کرنے کی بجائے ایک طویل بے تعلق نوٹ شائع کیا جب مجھے بعض دوستوں نے اس کا تراشہ بھیجا تو گو میں خود اس کا جواب دے سکتا تھا لیکن میں نے احتیاطاً مکرم چوہدری صاحب کی خدمت میں وہ تراشہ برغرض جواب ارسال کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے اس تراشہ کے مضمون کے جواب میں جو مکتوب میرے نام لکھا ہے وہ درج ذیل ہے۔

[redacted]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیویارک
۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء

مکرم مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۲ نومبر شرف صدور لایا جزاکم اللہ۔ انجام کراچی مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۲ء سے جو تراشہ آپ کے والا نامہ میں ملفوف ہے اسے پڑھ کر خاکسار کو بہت حیرت ہوئی ہے۔ میں نے جو تحریر آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی اس پر اللہ تعالیٰ کی شہادت پیش کی تھی اور مجھے یقین تھا کہ اس شہادت کے بعد ہر پڑھنے والے کو اطمینان ہو جائے گا کہ جو بات میری طرف منسوب کی گئی تھی وہ میں نے ہرگز نہیں کہی۔ لیکن اب میرے بیان کی یہ تاویل کی گئی ہے کہ گویا میں نے صرف اس قدر واضح کرنا چاہا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ سرزمین پاکستان میں نہیں بلکہ سرزمین ہند میں فوت ہوئے تھے

بھلا اس بات کا کہ حضور کی وفات سرزمین ہند میں ہوئی تھی یا سرزمین پاکستان میں کسی عقیدے کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ میں نے جس بات کی تردید کی تھی۔ وہ تو ایک عقیدے کا بیان تھا جو میری طرف منسوب کیا گیا تھا لیکن اب کہا گیا ہے کہ میں نے گویا وکیلانہ ہوشیاری سے اور اللہ تعالیٰ کی شہادت پیش کرتے ہوئے فریب سے کام لیا ہے۔ اور بیان پڑھنے والوں کو فریب دیا ہے۔ میں نے جو کچھ لکھا تھا صاف اور بغیر کسی قسم کے پیچ کے لکھا تھا۔ میری ہرگز وہ مراد نہیں تھی۔ جو انجام مورخہ ۶ نومبر میں بیان کی گئی ہے۔ اس بیان سے میری یہی مراد تھی کہ میں نے ٹریبیون ڈاؤ میں جو تقریر کی تھی اس کے دوران میں ہرگز ہرگز میں نے ایسا نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی راہ نمائی کے لئے ہر دور میں ایک نبی بھیجا ہے اور اس سلسلہ کے آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی تھے۔ اور یہی بات میں پھر دوہراتا ہوں۔ نہ میں نے یہ بات کہی اور نہ میں کہہ سکتا تھا۔ یہ بات میرے عقیدہ کے خلاف اور متضاد ہے اور حقیقت یہ ہے کہ علاوہ غلط اور بے بنیاد ہونے کے اس بات کا کوئی تعلق میری تقریر کے موضوع کے ساتھ نہیں تھا اور جہاں تک "سرزمین پاکستان" کے الفاظ کا تعلق ہے۔ میرا تو ذہن اس طرف گیا ہی نہیں تھا۔ میں نے جب انجام ۶ نومبر کا تراشہ پڑھا تو جب اس حصے پر پہنچا جہاں "سرزمین پاکستان" اور "سرزمین ہندوستان" کا ذکر ہے تو مجھے حیرت ہوئی کہ اس بحث کا امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے۔ آخر میں نے پھر تمام تراشہ شروع سے پڑھا اور تب مجھے معلوم ہوا کہ کیا "وکیلانہ" چالاکی میری طرف منسوب کی گئی ہے۔ میں نے تو اپنے تمام عرصہ وکالت میں کبھی ایسی چالاکی نہیں کی۔ آج ایک دینی امر میں اللہ تعالیٰ کو بطور شاہد پیش کرتے ہوئے میں کیوں ایسی چالاکی میرا اترنے والا تھا۔ میں نے اپنا عقیدہ کبھی نہیں چھپایا۔ اور جہاں عقیدہ بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں میں صفائی اور وضاحت سے اپنا عقیدہ بیان کر دیتا ہوں۔ میری ٹریبیون والی تقریر میں اول تو میرے عقیدے سے متعلقہ ختم نبوت کے بیان کا کوئی تعلق یا موقعہ نہیں تھا۔ نہ میں نے کسی قسم کی کوئی بات بانی سلسلہ احمدیہ کے منصب کے متعلق بیان کی۔ اور نہ میں نے وہ بیان کیا جس کی تردید میں اپنے پہلے خط میں کر چکا ہوں اور اب اس خط میں اوپر کر دی ہے۔ اور اب پھر آخر میں کرتا ہوں۔

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر صدق دل سے بیان کرتا ہوں کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور ختم المرسلین یقین کرتا ہوں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور اس کے انکار کو قرآن کریم اور قرآن کریم کے نازل کرنے والی ہستی کا جو عالم الغیب اور علیٰ کل شیء قدیر ہے انکار سمجھتا ہوں۔

میں نے یہ وضاحت اس لئے نہیں کی کہ میں اپنی طرف ایسی غلط بیانی کے منسوب کئے جانے کو اپنے لئے کسی نقصان یا مضرت کا موجب سمجھتا ہوں اور اس سے خائف ہوں۔ ہر نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے یہ وضاحت اس لئے کی ہے کہ میری ذات یا میرا کوئی قول یا فعل فتنے کا بہانہ نہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین والسلام

خاکسار: ظفر اللہ خان

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷؍ دسمبر ۶۲ء

مودودی صاحب کا نسلی مسلمان

(۲)

شہاب کے مدیر صاحب فرماتے ہیں:۔

"پھر مولانا مودودی جیسی رقیق القلب اور شفیق شخصیت پر یہ الزام بھی سراسر بہتان ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں یا اپنی جماعت سے باہر دوسرے لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔" (شہاب ۱۲/۲-۶۲ صہ ۱۳)

ہم نے کل کے اداریہ میں مودودی صاحب کا حوالہ پھر نقل کر دیا ہے جس میں آپ نے اپنی جماعت میں داخل ہونے کے لئے شرائط بیان کی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

۱- پیدائشی یا نسلی مسلمان محض اس لئے جماعت میں نہیں لیا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہے اس لئے مسلمان ہے؟

۲- کلمہ طیبہ لاکھ پڑھے جب تک اس کے تقاضوں کو نہ اپنائے جماعت میں نہیں لیا جائیگا۔

ہم نے صرف یہی دو باتیں یہاں مثال کے طور پر بیان کی ہیں یہ شرائط ان اشخاص کے ہیں جو مودودی صاحب کی جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان شرائط کے بغیر کوئی شخص خواہ وہ حضرت صدیق اکبرؓ یا حضرت عمر فاروقؓ یا حضرت عثمان غنیؓ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسل سے بھی کیوں نہ ہو اور لاکھ بار منہ سے کلمہ بھی پڑھتا ہو وہ مودودی صاحب کی "جماعت اسلامی" میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا۔

دوسرے لفظوں میں کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مودودی صاحب کی دانست میں ایسا شخص حقیقت میں مسلمان کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں؟ اور کہ مسلمان کا لفظ اس کیلئے غلطی سے استعمال ہوتا ہے؟ اگر وہ مسلمان نہیں تو پھر کیا ہے؟ کیا شہاب کے ایڈیٹر صاحب ہمیں بتائیں گے کہ ایسا شخص مودودی صاحب کے نزدیک کافر نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ بات ہم نے یوں ہی نہیں کہدی۔

آیئے خود مودودی صاحب کی زبان سے سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد ایک دوسرا دور آتا ہے جو لوگ اس تحریک میں شامل ہوتے ہیں ان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ انکی اولاد بھی اسی مسلک پر اٹھے جس کو خود انہوں نے حق پا کر قبول کیا ہے۔ اس غرض کے لئے وہ اپنی نئی نسلوں پر تعلیم، تربیت گھر کی زندگی اور باہر کے ماحول سے اس قسم کے اثرات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے خیالات، اخلاق، عادات اور خصائل سب کے سب اس مسلک کی روح اور اس کے اصولوں کے مطابق ڈھل جائیں اس میں انہیں ایک حد تک کامیابی ہوتی ہے مگر بس ایک حد تک ہی ہوتی ہے۔ پوری کامیابی ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تعلیم و تربیت اور سوسائٹی کے ماحول اور خاندانی روایات کو طبائع کے ڈھالنے میں بہت کچھ دخل حاصل ہے مگر فطرت، دماغ کی ساخت، مزاج کی پیدائشی افتاد بھی ایک اہم چیز ہے، اور حقیقت میں دیکھا جائے تو بنیادی چیز یہی ہے۔ فطری طور پر دنیا میں ہر قسم کے آدمی ہر مزاج، ہر رجحان ہر ساخت کے آدمی ہمیشہ سے پیدا ہوتے ہیں جس طرح اس تحریک کے ظہور کے وقت ہر طرح کے آدمی دنیا میں موجود تھے اور ان سب نے اس کو قبول نہیں کر لیا تھا بلکہ صرف وہی اسکی طرف کھنچے تھے جو اس سے ذہنی مناسبت رکھتے تھے، اسی طرح بعد میں بھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ سب لوگ جو اس تحریک کے حامیوں کی نسل سے پیدا ہوں گے انہیں لامحالہ اس تحریک سے مناسبت ہی ہوگی۔ ان میں ابو جہل اور ابو لہب بھی ہوں گے۔ عمرؓ اور خالدؓ بھی ہوں گے اور ابو بکرؓ بھی ہوں گے جو طرح آذر کے گھر میں ابراہیم حنیف پیدا ہو سکتا ہے اسی طرح نوحؑ کے گھر میں "عمل غیر صالح" بھی پیدا ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ قانون فطرت کے مطابق یہ امر لازمی ہے کہ اس سوسائٹی سے باہر بہت سے آدمی ایسے پیدا ہوں جو اپنے مزاج کی افتاد اور اپنی طبیعت کے رجحان کے لحاظ سے اس کے ساتھ مناسبت رکھتے ہوں۔ پس یہ ضروری نہیں کہ تعلیم و تربیت کا وہ نظام جو تحریک کے ابتدائی حامی آئندہ نسلوں کے لئے قائم کرتے ہیں وہ ان کی پوری نئی پود کو ان کے مسلک کا حقیقی متبع بنا دے۔

اس خطرے کے سد باب اور تحریک کو اسکے بنیادی اصولوں پر برقرار رکھنے کے لئے دو صورتیں اختیار کی جاتی ہیں ایک یہ کہ جو لوگ تعلیم و تربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں، تکفیر کے ذریعہ سے ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے، اور اس طرح جماعت کو غیر مناسب عناصر سے پاک کیا جاتا رہے۔

دوسرے یہ کہ تبلیغ کے ذریعہ سے جماعت میں ان نئے لوگوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری رہے جو رجحان و ذہنیت کے اعتبار سے اس تحریک کے ساتھ مناسبت رکھتے ہوں اور جن کو اس کے اصول و مقاصد اسی طرح اپیل کریں جس طرح ابتدائی پیروؤں کو انہوں نے اپیل کیا تھا۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم صہ ۲۱-۲۲)

— صفحہ ۲۲ کا حاشیہ بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

"موجودہ زمانہ کی تحریکوں میں اسی چیز کو (Purge) سے تعبیر کیا جاتا ہے اور تمام جماعتیں نامناسب آدمیوں کو اپنے دائرے سے خارج کرتی رہتی ہیں بلکہ جماعت کے اصولوں سے علانیہ منحرف ہو جانے والوں کو قتل تک کر دیا جاتا ہے۔" (حاشیہ صہ ۲۲)

ہم پھر پوچھتے ہیں شہاب کے مدیر محترم بتائیں کہ ایسے "مسلمان" جو جماعت اسلامی میں اس لئے داخل نہیں کئے جاتے جو داخلہ کی مقررہ شرائط پوری نہیں کرتے ان سے دینی معاملات میں مداہنت برتنا پرلے درجہ کی منافقت ہے یا نہیں؟ مودودی صاحب "نظام جماعت" کے تعلق میں فرماتے ہیں۔

"یہ تغیرات جس شخص کی زندگی میں فوراً رونما نہ ہوں اس کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ وہ کلمہ شہادت ادا کرنے میں صادق نہ تھا اور اس بنا پر وہ جماعت میں نہ لیا جائے گا یا لیا جا چکا ہو تو خارج کیا جائے گا۔" (سیاسی کشمکش حصہ سوم صہ ۱۷۵-۱۷۶)

یہ درست ہے کہ مودودی صاحب نے یہاں ایک حاشیہ میں یہ بھی فرمایا ہے:۔

"اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ صرف یہ ہے کہ اقامت دین کی جدوجہد کے لئے جو جماعت ہم بنا رہے ہیں اس میں شامل ہونے کے لئے اس قسم کے مسلمان غیر مفید ہیں۔" (ایضاً صہ ۱۷۵ حاشیہ)

مگر ایک طرف تو مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "جماعت اسلامی" کو فعال اور پاک و صاف رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ناکارہ عنصر کو "تکفیر" کے ذریعہ خارج کیا جائے لیکن یہاں جو شخص "اسلامی جماعت" کی شرائط پوری نہیں کرتا اور جو صرف نسلی مسلمان ہے اسکے متعلق فرماتے ہیں کہ "اسکو سمجھتے ہم مسلمان ہی ہیں۔" کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی منافقت ہو سکتی ہے؟

پھر غور کیجئے مودودی صاحب کے اصول "تکفیر" یا (Purge) کے مطابق تو تمام وہ لوگ جو آپ کی اسلامی جماعت میں شامل ہیں کافر مرتد اور واجب القتل ہیں لیکن مداہنت یا منافقت کے اصول کے مطابق "مسلمان" ہی ہیں۔ کیا مدیر شہاب ان دونوں باتوں میں تطبیق کر کے دکھائیں گے جو تطبیق وہ کریں گے وہی مولانا ابو العطاء اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اقوال کے متعلق ہمارا جواب سمجھ لیں۔

ان عبارتوں اور حوالوں سے جو ہم نے اوپر دئے ہیں صاف واضح ہوتا ہے کہ مودودی صاحب مسلمانوں سے سخت مکارانہ کھیل کھیل رہے ہیں۔ اصولاً تو تمام نسلی مسلمانوں کو جو شہادت ادا کر کے آپ کی اسلامی جماعت میں شامل نہیں ہوتا لائق تکفیر سمجھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ کی دانست میں سب کے سب ایسے مسلمان کافر ہیں لیکن چونکہ آپ ان کے بغیر اقتدار کی کرسی حاصل نہیں کر سکتے اس لئے ان کو تسلی بھی دئے جاتے ہیں کہ آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ کیا یہ فراڈ نہیں ہے؟ کیا یہ بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا نہیں دیا جا رہا؟ تاکہ ضرورت کے وقت ان سے ووٹ ہتھیائے جا سکیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

آخر میں ہم "کوثر" صاحب سے ایک پتہ کی بات کہتے ہیں وہ اس پر غور کریں۔ اگر مودودیت نے ان کو بالکل پچھاڑ نہیں لیا تو ممکن ہے کہ وہ حقیقت کو سمجھ جائیں اور مودودی صاحب کے ساتھ قوم اور ملک کا وقت اور روپیہ ضائع کرنے کی مہم میں نہ لگے رہیں بلکہ الٰہی جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کا صحیح کام سرانجام دیں جسکی اس الحادی زمانہ میں ضرورت ہے۔ اب لیجئے وہ پتہ کی بات سنئے۔ بات یہ ہے کہ مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کے بالمقابل اپنی "جماعت اسلامی" کھڑی کی ہے جس کا حلیہ بدلنے کے لئے انہیں سیاسی چولہ پہننا پڑا۔ جو باتیں جماعت احمدیہ نے اسلامی اصطلاحات میں کہی ہیں مودودی صاحب ان کو سیاسی اور ادبی اصطلاحات میں کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر انگریزی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں مثلاً تکفیر کے لئے وہ Purge کا لفظ لائے ہیں مگر سیاست نے انہیں کہیں کا نہیں رکھا وہ سیاسی اقتدار تو حاصل نہیں کر سکے دین سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور ان کی بھی باطنی آنکھیں کھولے۔

"کوثر" صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کر لینا بے شک بڑا آسان ہے

(باقی صہ ۔ پر)

ہمارا جلسہ سالانہ

شاندار روحانی اجتماع اور ہمارے فرائض

از مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اپنے ہمہ گیر فیوض و برکات کے ساتھ قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ اس جلسہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی۔ پہلے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۷۵ افراد پر مشتمل تھی۔ مگر سلسلہ حقہ کی روزافزوں ترقی کے ساتھ ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی ترقی پذیر ہوتی گئی۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں یہ تعداد ۷۵ ہزار اور ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اور یہ دن بدن بڑھتی چلی جائے گی (انشاء اللہ العزیز) کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد کے وقت ہی یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

ہمارے جلسہ سالانہ کا یہ غیر معمولی اضافہ خداتعالیٰ کی تائید اور نصرت کا زندہ گواہ ہے اور پون صدی کی معمولی رفتار سے ترقی کرکے پون لاکھ سے بھی تجاوز کر جانا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

دنیا میں جلسے اور اجتماع ہوتے ہی رہتے ہیں اور ان میں حاضرین کی تعداد اور رونق بھی بہت ہوتی ہے۔ اور لوگ دور دور سے آکر اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے محض تعداد اور رونق اپنی ذات میں ایسی چیز نہیں کہ جو ہمارے جلسہ کو ان سے ممتاز کرتی ہو۔ بلکہ اصل چیز وہ تدریجی ترقی ہے کہ جو باوجود انتہائی مخالفتوں اور روکاوٹوں کے اس جماعت کو نصیب ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی محض اتفاقی طور پر نہیں بلکہ خدائی بشارات کے عین مطابق ہے۔ کیا یہ خدائی نشان نہیں کہ ۱۹۵۳ء میں جبکہ جماعت کے خلاف بعض ملک دشمن عناصر نے اپنی مخالفت کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ اس وقت تک جلسہ میں مخلصین کی تعداد تقریباً ۳۰ ہزار ہوتی تھی۔ مگر اس کے بعد خدائی نصرت کا یہ عظیم الشان نشان صرف چند سالوں میں ہمارے مشاہدہ میں آیا کہ یہ تعداد دوگنی اور پھر تگنی ہوگئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

دوسرا امر جو کہ ہمارے جلسہ کو دوسرے جلسوں اور جلوسوں سے ممتاز کرتا ہے۔ وہ اس کی غرض و غایت ہے۔ ربوہ جیسی دورافتادہ اور بظاہر معمولی بستی میں اکناف عالم سے لوگ محض اس لئے جمع ہوتے ہیں۔ تاکہ متواتر تین دن تک خالص روحانی ماحول میں رہ کر صحبت صالحین سے مستفید ہوں اور علمائے سلسلہ کے پُرمعارف تقاریر سے استفادہ کریں۔ کیونکہ یہی وہ بنیادی غرض ہے کہ جس کے لئے اس جلسہ کا آغاز حضور علیہ السلام نے فرمایا فرماتے ہیں:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئیے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

(نشان آسمانی)

ہمارے جلسہ کی یہ بنیادی خصوصیت ایسی نمایاں ہے کہ جسے تمام وہ لوگ بھی جو غیر از جماعت اس میں شامل ہوتے ہیں محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرم محمد اسلم اعوان صاحب ایڈیٹر تنظیم پشاور نے جلسہ میں شمولیت کے بعد اپنے تاثرات کا جو خاکہ کھینچا ہے وہ ہمارے اس ادعا کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔

"ہم نے گولڑہ شریف کے عرسوں میں بھی شرکت کی ہے۔ تقریریں سنی ہیں قوالیاں سنی ہیں۔ حسب مراتب مہمان نوازیاں دیکھی ہیں۔ لیکن جو عملی اتحاد اور عملی کارکردگی۔ عملی تڑپ عملی نقل و حرکت۔ عملی ولولہ ایک چھوٹی سی جماعت کے اندر ہے۔ وہ ہم نے گولڑہ شریف کے جم غفیر میں بھی نہیں دیکھا۔"

(تنظیم پشاور ۴ جنوری ۱۹۵۴ء)

جن تاثرات کا اظہار اس اقتباس میں کیا گیا ہے وہ ہماری جماعت اور ہمارے جلسہ سالانہ کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اور اس تاثر کو مستقل طور پر قائم رکھنا۔ یہ ہماری جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے خاص طور پر نسلاً بعد نسل نئی پود میں اس جذبہ کو ودیعت کرنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ وہ اسے محض ایک معمولی جلسہ نہ خیال کریں۔ بلکہ اس کے اصل مقصد کے پیش نظر اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جو اس سلسلہ کے تقدس کے منافی ہو۔

ہمارے اس سالانہ جلسہ کی یہی وہ عظیم الشان روحانی غرض ہے۔ جس کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے خداتعالیٰ سے یہ دعا فرمائی ہے۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"

حضور پُرنور کی جلسہ میں آنے والوں کے لئے ان دعاؤں کے مستحق تمام وہ لوگ ہیں جو اس للّٰہی جلسہ میں انہی اغراض کے پیش نظر سفر کی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے جہاں پر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوں وہاں یہ بھی از بس ضروری ہے کہ ہم اس جلسہ کے حقیقی مقصد کو بھی فراموش نہ کریں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ الٰہی انعامات کے وارث ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زریں نصائح

جلسہ کی برکات سے صحیح رنگ میں مستفیض ہونے کا طریق

"میں باہر سے آنیوالوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ وہ جلسہ سالانہ پر آئیں اور خوب آئیں اور غیر از جماعت دوستوں کو اپنے ساتھ لائیں لیکن میں ان سے اتنا ضرور کہوں گا کہ کچھ عرصہ سے جلسہ پر آنے والوں میں یہ میلان پیدا ہو گیا ہے کہ جلسے کا نام آرام سہولت اور مہمان نوازی رکھ لیا گیا ہے بہت سے لوگ جلسہ سالانہ پر آکر بھی برکات سے محروم رہتے ہیں وہ جلسہ دیکھنے آتے ہیں سننے نہیں آتے ایسے لوگوں کو میں کہونگا کہ وہ یہاں تقاریر نہ سنکر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اگر یہاں آکر تقاریر نہیں سننی تو بہتر ہے کہ وہ یہاں نہ آئیں اور اسی طرح وہ غیر از جماعت افراد جن کے ساتھ آئیں۔ اگر وہ جلسہ کی تقاریر سننے کیلئے تیار نہیں یا جو انہیں ساتھ لاتے ہیں انہیں جلسے میں بٹھانے پر قادر نہیں تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کا میلے کے رنگ میں یہاں آنا انہیں خود بھی گنہگار بناتا ہے اور وہ سینکڑوں اور ہزاروں لوگ جو انہیں دیکھتے ہیں وہ بھی انکی وجہ سے گنہگار بنتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر آئی سی حرکات کرنے لگ جاتے ہیں۔" (المصلح الموعود ۱۹۵۲ء فرمودہ ۱۹؍دسمبر از الفضل ۲۳؍دسمبر ۱۹۵۲ء)

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ایک باثر عالم دین اور دس دیگر اصحاب کا قبول حق و تقاریر، ملاقاتیں و لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج آئیوری کوسٹ مشن بتوسط دکالت تبشیر ربوہ)

جلسہ سیرۃ النبیؐ:۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ مطابق ۱۲ اگست بسیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں احباب کو تلقین کی گئی کہ یہ مبارک تقریب ہمیں اس فریضہ کی یاد دلاتی ہے کہ وہ مقصد اور غرض جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے اس کو زندہ کرنا اور ازسرنو دنیا میں پھیلانا اور لوگوں کے قلوب میں راسخ کرنا ہمارا فرض ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لب لباب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہ کہدے میری عبادات اور میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اگر ہم آپ کے اس نمونہ کو اپنا لیں اور اللہ تعالیٰ کے ہی ہو جائیں تو ہماری قومی حیات و زندگی کا ضامن خود اللہ تعالیٰ ہو جائے گا اور اسلام ہمیشہ ہمیش کے لئے صرف نام کے طور پر ہی نہیں بلکہ حقیقی طور پر دنیا میں قائم ہو جائے گا۔

تبلیغی اجلاس:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں شمولیت کے لئے احباب کو مطلع کیا جاتا رہا۔ ان جلسوں میں مختلف مضامین پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ مثلاً بعث بعد الموت۔ حقیقی امن کیسے حاصل ہو سکتا ہے مذہب کی غرض اور اس کا حصول۔ صراط مستقیم کا حصول کیسے ممکن ہے۔ تعلق باللہ اور کو نوامع الصادقین۔

انفرادی تبلیغ:۔ آبی جان کے مختلف محلہ جات میں تبلیغ انفرادی طور پر کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ بعض احمدی احباب اپنے واقف اور دوست احباب کے گھروں میں بغرض تبلیغ خاک رکو لے جاتے رہے اور اسی طرح تبادلہ خیالات کے ذریعہ حقیقی اسلام سے انہیں آگاہ کیا جاتا رہا۔ علاوہ مقامی باشندوں کے پڑوسی افریقی ممالک کے باشندوں تک بھی پیغام حق پہنچایا جاتا رہا اور بعض دلچسپی لینے والے دوستوں کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

زائرین:۔ بعض اصحاب مشن ہاؤس بھی آکر استفسارات کرتے رہے ان زائرین کو جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد اور جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ سے آگاہ کیا جاتا رہا اور پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دیا جاتا رہا ان زائرین میں مقامی علماء میں سے بھی بعض دوست آئے ایک دوست جو خرطوم سوڈان کے رہنے والے تھے بھی آئے اسی طرح بعض بیرونی ممالک کے باشندے بھی تشریف لائے۔

تعلیم:۔ بعض احمدی احباب جنہیں ابھی تک قرآن مجید ناظرہ پڑھنا نہیں آتا تھا ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے بعض تو ابھی یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں اور بعض اسے ختم کر کے قرآن مجید ناظرہ شروع کر چکے ہیں فالحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اس شوق کو پورا کرے اور نہ صرف قرآن مجید ناظرہ ہی سیکھ سکیں بلکہ اسکے معانی سے بھی آگاہی حاصل کریں اور اس پر حقیقی طور پر عمل پیرا بھی ہو سکیں۔

آنیاما:۔ آنیاما بستی میں گیا جو یہاں سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے بستی کے مختلف طبقات کے لوگوں تک ان تک پیغام حق پہنچایا گیا ان میں تاجر، عام مسلم اور بعض مقامی علماء بھی شامل ہیں۔ بعدہ حسن کے گھر میں قیام کیا وہاں پہلے بھی دوست انفرادی طور پر آتے رہے اور مختلف سوالات دریافت کرتے رہے جن کا مناسب جواب دیا جاتا رہا۔

تقسیم لٹریچر:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا لٹریچر بھی قبولیت حاصل کر رہا ہے اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرنچ ترجمہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا لیکچر ہم اسلام کا کیوں معتقد ہوں فرنچ زبان میں ترجمہ شدہ دلچسپی لینے والے احباب کو دیا جاتا رہا جن میں علاوہ پڑھے لکھے دوستوں کے یونیورسٹی کے بعض طلبہ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے ان کا مطالعہ کر کے اس امر کا بارہا اظہار کیا ہے کہ واقعی اسلامی تعلیم کو ان کتب میں احسن طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض عربی دان دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب مکتوب احمد۔ التبلیغ۔ استفتاء۔ مواہب الرحمٰن مطالعہ کے لئے دی جاتی رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید سے تحریر ہوتی ہیں اس لئے ان کا اثر یقینی طور پر سعید طبائع کے قلوب پر ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک پڑوسی ملک کے باثر عالم دین ان کا مطالعہ کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر چکے اور ان کے ذریعہ سے پانچ اور دوست داخل احمدیت ہو کر اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔

بیعت:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علی ذالک احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو استقامت بخشے اور صحیح معنوں میں اسلام کے خادم بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

میرا بھتیجا قاضی خلیل احمد مالک کارخانہ سپاہی ڈی الیکٹرانک لاہور ولد قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ربوہ کے دونوں خورد سال بچے مبارک احمد و مبشر احمد ۲۹ نومبر اور ۲ دسمبر کو قضاء الٰہی سے اچھرہ لاہور میں انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(قاضی محمد عبداللہ ۲۱ محمد نگر۔ میو روڈ لاہور)

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے احمدی جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ سے کم از کم نصف گھنٹہ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں موجود ہوں۔ تاکہ جماعت کو منظم صورت میں کر کے ملاقات بروقت شروع کرائی جا سکے

۱۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کے معین تعداد میں افراد کی ملاقات ختم ہو جائے امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۲۔ حضور کی طبیعت چونکہ ابھی ناساز ہے۔ اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرنا مشکل ہے جماعتوں کو جو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے۔ اس میں صحابہ مقامی عہدیداران اور مخلصین کو مقدم کریں۔

۳۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے۔ تو اس جماعت کے لئے اور کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہوگا۔ احباب اس امر کو ملحوظ رکھ کر ممنون فرمادیں۔

۴۔ ملاقات روزانہ صبح ۹ بجے اور شام کو ۴½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچنا ضروری ہے۔

۵۔ حضور کی طبیعت کے پیش نظر اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اس سے زیادہ وقت ملاقات کے لئے مقرر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے احباب پُرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کریں۔ تاکہ حضور اقدس کی تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ احباب زیارت سے مستفیض ہوں۔ مصافحہ کی کوشش نہ کریں۔

۶۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا اگر ضروری سمجھیں تو ملاقات کے وقت تعارف کرواتے جائیں۔

۷۔ بیعت کرنے والے دوست ۲۸ دسمبر ۴ بجے شام اور ۲۹ دسمبر ۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر اپنے بیعت فارم پُر کریں۔ ان کی ملاقات بھی انشاء اللہ حضور سے کروائی جائے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پروگرام ملاقات

۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ صبح ۹ تا ۹½ بجے

جماعت ہائے احمدیہ لائلپور شہر و ضلع ۱۵ منٹ

" گوجرانوالہ " ۱۵ "

۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ شام ۴½ تا ۵ بجے

جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ شہر و ضلع ۲۲ منٹ

" شیخوپورہ " ۸ "

۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات ۹ تا ۹½ بجے صبح

جماعت ہائے احمدیہ لاہور شہر و ضلع ۹ منٹ

" راولپنڈی " ۱۱ "

" پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن ۱۰ "

۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء جمعرات ۴½ تا ۵ بجے شام

جماعت ہائے احمدیہ ملتان شہر و ضلع ۱۰ منٹ

" کراچی شہر و مضافات ۱۰ "

" حیدرآباد و خیرپور ڈویژن ۱۰ "

۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ۹ تا ۹½ بجے صبح

جماعتہائے بہاولپور۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں ۸ منٹ

جماعتہائے اٹک و قلات ڈویژن ۵ منٹ

" منٹگمری شہر و ضلع ۱۲ "

" ڈیرہ غازیخاں ۵ "

۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ شام ۴½ تا ۵ بجے

جماعتہائے احمدیہ کیمل پور شہر و ضلع ۲ منٹ

" گجرات " ۱۰ "

" بیعت " ۱۰ "

" جہلم شہر " ۸ "

۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ ۹ تا ۹½ بجے صبح

جماعتہائے احمدیہ جھنگ شہر و ضلع ۵ منٹ

" سرگودہا " ۱۲ "

" میانوالی " ۲ "

" مظفرگڑھ " ۲ "

" آزاد کشمیر ۳ "

" شرقی پاکستان ۲ "

بیعت ۵ "

قادیان ۵ "

بھارت ۲ "

ممالک بیرون ۲ "

محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر اخبار اصلاح سری نگر کشمیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب مجھے اخبار اصلاح کا چارج لینے کے لئے کشمیر روانہ کیا تو ہدایات دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب ایک پرانے اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان سے تعلقات مودّت قائم کرنا اور بڑھانا آپ کیلئے مفید ہوگا میں نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔

محترم خلیفہ صاحب سے تعلقات اخوت استوار کئے اور آخر یہ صورت حال ہوئی کہ اگر سری نگر میں ان کے قیام کے ایام میں میں چند روز ان کے مکان پر حاضر نہ ہوتا تو وہ خود میرے پاس تشریف لے آتے ہمارا کام زیادہ تر سیاسیات کشمیر سے متعلق تھا بعض اوقات ہم حکومت جموں وکشمیر کے زیر عتاب بھی آجاتے خفیہ پولیس کی کڑی نگاہ بھی ہم پر رہتی مگر خلیفہ صاحب مرحوم ان امور کو کبھی خاطر میں نہ لاتے حالانکہ وہ حکومت جموں وکشمیر کے اہم عہدوں پر فائز رہے اور عموماً سرکاری عہدہ دار ایسے ناگوار حالات میں میل ملاقات سے گریز کرتے ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر میں ذبیحہ گاؤ کی سزا بہت سخت تھی جب بعض ہندو لیڈروں اور اخبارات نے گائے کے احترام کے سوال پر آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخی کی تو اخبار اصلاح میں اس موضوع پر متعدد مضامین شائع ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مہاشہ محمد عمر صاحب و مہاشہ فضل حسین صاحب کو سری نگر بھجوایا مہاشہ محمد عمر صاحب کے جو مضامین اصلاح میں شائع ہوئے ان میں وید دلیل اور شاستروں کی مدد سے گاؤ خوری کو جائز ثابت کیا گیا اس سے جہاں مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی وہاں ہندو پریس میں صف ماتم بچھ گئی اور ہندوؤں کی طرف سے برملا مطالبہ ہونے لگا کہ کارکنان اصلاح کے خلاف حکومت فوری اقدام کرے۔ اس زمانہ میں سر گوپال سوامی آئنگر جیسا کٹر مہا سبھائی ریاست کا وزیر اعظم تھا سری نگر میں مسلمانوں کے احتجاجی جلوس پر لاٹھی چارج کے بعد گولیاں برسائی گئیں مسلمانوں کی لاشیں اور زخمی جامع مسجد میں جمع کئے گئے تھے ایسے نازک وقت میں بڑے بڑے دلیر گھبرا گئے تھے مگر خلیفہ صاحب مرحوم نے اس وقت بھی اپنے تعلقات میں فرق نہ آنے دیا حالانکہ اخبار اصلاح کو حکومت بلیک لسٹ کرکے مزید اقدام کے متعلق سوچ رہی تھی۔

خلیفہ کا خطاب

خلیفہ عبدالرحیم صاحب کے والد بزرگوار حضرت خلیفہ نورالدین صاحب ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگردانِ رشید میں سے تھے جن دنوں حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہاراجہ رنبیر سنگھ والئے جموں وکشمیر کے طبیب خاص تھے خلیفہ نورالدین صاحب ان کی خدمت میں تعلیم کے لئے حاضر ہوئے اس زمانہ میں ریاست میں اذان کہنا ممنوع تھا خلیفہ نورالدین صاحب چونکہ ریاست میں نئے نئے آئے تھے اس لئے انھیں اس قانون کا علم نہ تھا انھوں نے حضرت مولوی صاحب کی قیام گاہ پر اونچی آواز سے اذان کہی ہندوؤں نے مہاراجہ کے پاس شکایت کی کہ حضور غضب ہوگیا مولوی صاحب کی قیام گاہ پر کوئی پنجابی آیا ہے جو حضور کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں اذان کہتا ہے۔

کوئی اور ہوتا تو ممکن تھا کہ مہاراجہ سختی کرتا مگر حضرت مولوی صاحب کا اسے از حد احترام تھا اس لئے جب حضرت مولوی نورالدین صاحب دربار میں گئے تو انھیں ریاست کے قانون کی طرف متوجہ کرنے کے لئے صرف اس قدر کہا۔

" مولوی صاحب تہاڈا خلیفہ لڑی اچیاں اچیاں بانگاں دندا اے "

حضرت مولوی صاحب مکان پر واپس آئے تو اپنے اس شاگرد رشید کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میاں نورالدین آج تم کو مہاراجہ نے خلیفہ کا خطاب دیا ہے اس ارشاد کے بعد سے آپ کو سب احباب خلیفہ کے لقب سے یاد کرنے لگے اور اب یہ ان کا خاندانی خطاب ہوگیا ہے۔

اطاعت والد

خلیفہ عبدالرحیم صاحب جب ابتداءً ریاست میں معمولی تنخواہ پر ملازم ہوئے کچھ عرصہ کے بعد ریاست سے باہر انھیں زیادہ تنخواہ کی پیش کش ہوئی اور انھوں نے باہر جانے کا ارادہ کیا خلیفہ نورالدین صاحب نے مجھے بتلایا کہ انھوں نے یہ امر قادیان میں حاضر ہوکر حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ عبدالرحیم ریاست سے باہر نہ جائے حضرت مولوی صاحب نے بھی اسی پر صاد فرمایا چنانچہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب نے ریاست سے باہر ملازمت کرنے کا خیال چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی اس سعادت میں برکت دی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد راجہ ہری سنگھ (جو اس وقت ولی عہد ریاست تھے) کے ذاتی سٹاف میں شامل ہوگئے اور یہیں سے ان کی ترقی کا دور شروع ہوا بالآخر ریاست میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے میں نے دیکھا کہ ہندو مسلم اہلکار سب خلیفہ عبدالرحیم صاحب کی از حد عزت و احترام کرتے تھے بلکہ بعض نے مجھ سے کہا کہ اگر تحریک حریت کشمیر کے باعث مہاراجہ ہری سنگھ ان سے ناراض نہ ہوجاتا تو وہ کشمیر کے گورنر ہوتے

خلیفہ عبدالرحیم صاحب نے بھی تحدیث نعمت کے طور پر کئی بار مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور اپنے والد کی اطاعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا ہے ورنہ میرے کئی ساتھی ابھی تک میرے ماتحت کلرک ہیں خلیفہ نورالدین صاحب بڑے مخلص اور متقی بزرگ تھے اگر وہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب میں معمولی سی کمزوری بھی دیکھتے تو ناراضگی کا اظہار کرتے بلکہ کئی بار انھوں نے مجھے بھی فرمایا کہ کشمیر میں خلیفہ وقت کے نائب ہو کر تم پوری طرح اصلاح نہیں کرتے اور عبدالرحیم کی دنیوی بڑائی یا دوستی کے لحاظ کے باعث اسے سختی سے نہیں ٹوکتے" خلیفہ عبدالرحیم صاحب اعلیٰ عہدہ پر ہونے اور چالیس پچاس سال کی عمر کے ہونے کے باوجود کبھی پیشانی پر بل نہ لاتے حالانکہ اس وقت ان کی اولاد کا ایک حصہ بھی جوان ہو چکا تھا۔ آج کل کے زمانہ میں ایسا نمونہ شاذ ہے اعلیٰ عہدہ دار خصوصاً جو خاص عمر کے ہو جائیں اپنے والدین کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں میں نے قریب سے دیکھا ہے کہ خلیفہ صاحب مرحوم ان کی بیگم صاحبہ ان کے بچے سب خلیفہ نورالدین صاحب بزرگوار کی خدمت کرنے میں انتہائی شغف سے مصروف رہتے تھے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ایسی نیک اور بابرکت اولاد عنایت کرے

یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے
جو سچ پوچھو یہی باغ جناں ہے

ابتلاء وتاثیر دعا

تحریک حریت کشمیر کے دوران میں مہاراجہ صاحب آپ پر ناراض ہو گئے اور کچھ عرصہ کے لئے آپ کو ملازمت سے بھی الگ کردیا لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی کچھ عرصہ کے بعد آپ کو اسسٹنٹ ڈائرکٹر فوڈ کنٹرول (صوبہ کشمیر) مقرر کردیا گیا چند سالوں کے بعد اسسٹنٹ ریونیو سکرٹری و اسسٹنٹ ہوم سکرٹری کی آسامیاں خالی ہوئیں اس زمانہ میں ریاست کا ریونیو منسٹر انگریز تھا خلیفہ صاحب نے اسسٹنٹ ریونیو سکرٹری کی آسامی کیلئے سعی کی چنانچہ ریاست کی کابینہ نے سفارش کرکے کاغذات مہاراجہ صاحب کی منظوری کے لئے بھیج دیئے کافی عرصہ تک منظوری نہ آئی خلیفہ نورالدین صاحب مرحوم دعا کررہے تھے انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب والے کاغذ پر ایک لمبی لکیر کے بعد مہاراجہ صاحب کے دستخط ثبت ہیں چنانچہ انھوں نے فرمایا کہ کچھ وقفہ کے بعد یہ کام ہوگا، ایسا ہی ہوا۔ مہاراجہ صاحب نے خلیفہ کو اسسٹنٹ سکرٹری بنانے کی منظوری تو دے دی مگر ساتھ ہی کسی دستم کے ماتحت یہ خفیہ ہدایت کی کہ انھیں انگریز وزیر کے ساتھ نہ لگایا جائے چنانچہ آپ کو اسسٹنٹ ہوم سکرٹری لگایا گیا مگر آپ کا کام ایسا اعلیٰ تھا کہ چند سالوں کے بعد ترقی کرکے ہوم سکرٹری ہوگئے تقسیم ملک کے چند ماہ بعد آپ پاکستان میں آکر سیالکوٹ میں مقیم ہوگئے ان کے وسیع تجربہ کی بنا پر سردار محمد ابراہیم صاحب سابق صدر حکومتِ آزاد کشمیر نے انھیں ریونیو سیکرٹری مقرر کیا مگر برا ہو تعصب کا بعض ریاستی لیڈروں نے (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پروردہ بھی تھے) احسان فراموشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذمہ دار آسامیوں سے احمدیوں کی علیحدگی کی تحریک شروع کی تو اس میں پہلا نمبر میرا تھا اور دوسرا نمبر غالباً محترم خلیفہ صاحب کا تھا حالانکہ ہمارے کام کے سب معترف تھے صرف مخالفت نے بعض نے ان کو اس غلط روی پر آمادہ کیا تھا

استغناء

مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے زمانہ میں بد انتظامی اور ظلم کی بنا پر انگریزوں نے ریاست میں ایک کونسل بنادی تھی جس زمانہ میں خلیفہ عبدالرحیم صاحب راجہ ہری سنگھ کے پرسنل سٹاف میں شامل ہوئے اس زمانہ میں راجہ صاحب سینئر کونسل ہونے کے علاوہ ولی عہد ریاست بھی تھے راجہ ہری سنگھ کی بعض بدعنوانیوں کی بنا پر ان کی سخت بدنامی ہوئی اور محل کے اندر اور باہر تحریک شروع ہوئی کہ ہری سنگھ کو ولی عہدی سے الگ کرکے راجہ پونچھ کے ایک لڑکے کو (جو مہاراجہ گلاب سنگھ کے چھوٹے بھائی دھیان سنگھ کی نسل سے تھا) ولی عہد بنایا جائے اس میں مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی سینئر مہارانی پیش پیش تھی چنانچہ دونوں جانب سے جنگ وجدل شروع ہوئی اور گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس میمورنڈم جانے لگے راجہ ہری سنگھ ہشیار آدمی تھا وہ پتہ لگا لیتا کہ اس کے خلاف محل میں کیا سازش ہورہی ہے اور اس کے توڑ کیلئے کوشش کرتا اس زمانہ میں وہ خطوط وائسرے ہند یا دیگر اعلیٰ افسروں کو بھیجتا وہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب ٹائپ کرتے راجہ ہری سنگھ کے مخالفوں نے سینئر مہارانی کی طرف سے خلیفہ صاحب کو ہزاروں روپے کا لالچ دیا کہ وہ ان خطوط کی نقول انھیں دیدیں مگر خلیفہ صاحب نے انکار کیا حالانکہ مہارانی نے یہ لالچ بھی دلایا کہ اگر خلیفہ صاحب کو ڈر ہو کہ ہری سنگھ حکمران ہونے کے بعد انھیں تنگ کرے گا تو وہ ریاست سے باہر ان کے لئے اتنی جائداد خریدنے کا انتظام کرا دیگی جس سے ساری عمر ان کا بافراغت گذر ہو سکے مگر خلیفہ صاحب نے انکار کردیا یہ ان کے اعلیٰ کیرکٹر اور استغناء کی اعلیٰ درجہ کی مثال ہے چنانچہ تحریک حریت کشمیر سے قبل مہاراجہ ہری سنگھ نے کئی بار اپنے مہمان مہاراجاؤں کے سامنے فخر سے ذکر کیا کہ خلیفہ عبدالرحیم میرا نہایت وفادار ملازم ہے۔

— باقی —

درخواست دعا

جماعت احمدیہ لائل پور کے پرانے اور مخلص کارکن محترم شیخ محمد یوسف صاحب کی خوشدامنہ چند دنوں سے بیمار ہیں

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل صحت عطا فرمائے

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے

صدقات بھیجنے والے احباب

— از محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ :-

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے مورخہ ۲۳ تا ۳۰ ۶۲-۱۱ علاج نادار مریضاں کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان احباب کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے صدقات کو قبول فرماتے ہوئے ان کی مشکلات اور بیماریوں کو دور فرمائے۔

نیز خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب آئندہ بھی صدقات دیتے وقت اپنے نادار اور بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں گے اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے ہسپتال بھجواتے رہیں گے۔

۱۔ میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ .. ۔ ۲۵
۲۔ حسین بخش صاحب وارڈکیپر ہسپتال .. ۔ ۱
۳۔ عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار بھبہ جہلم .. ۔ ۱۰
۴۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ .. ۔ ۵
۵۔ بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ لاہور .. ۔ ۱۰
۶۔ سید محمد منظور شاہ صاحب پولیس سٹیشن ربوہ .. ۔ ۵
۷۔ خلیل الرحمٰن صاحب گڑھی شاہو لاہور .. ۔ ۵
۸۔ چوہدری مظفر علی خان صاحب ملتان .. ۔ ۲۰
۹۔ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ .. ۔ ۱۲
۱۰۔ چوہدری غلام احمد صاحب اتھ نگر سٹیٹ .. ۔ ۲۵
۱۱۔ فرحت قدوس صاحبہ معرفت سی اے رحمان صاحب گوجرانوالہ .. ۔ ۱۰
۱۲۔ شاہدہ صاحبہ گلبرگ لاہور .. ۔ ۵
۱۳۔ شمیم بخاری صاحبہ محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ .. ۔ ۵
۱۴۔ عمر فاروق صاحب ایبٹ آباد .. ۔ ۵
۱۵۔ ملک محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال واہ کینٹ .. ۔ ۳
۱۶۔ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ ربوہ .. ۔ ۵
۱۷۔ جماعت احمدیہ گوروال ضلع سیالکوٹ .. ۔ ۵
۱۸۔ چوہدری غلام قادر صاحب اسلامیہ پارک لاہور .. ۔ ۵
۱۹۔ احمد الدین صاحب جماعت کھیوڑہ ضلع جہلم ۵
۲۰۔ چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹۹ شمالی .. ۔ ۱۰
۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودھا .. ۔ ۲
۲۲۔ مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ .. ۔ ۴
۲۳۔ مبارکہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز جھنگ صدر .. ۔ ۱۰
۲۴۔ میاں رفیق احمد صاحب جھنگ صدر .. ۔ ۵
۲۵۔ میاں شریف احمد صاحب جھنگ صدر .۵۰ ۔ ۲
۲۶۔ ملک محمد خورشید صاحب نشتر منٹگمری .. ۔ ۵
۲۷۔ ملک خدا بخش صاحب ٹھیکیدار پاکپتن .. ۔ ۵
۲۸۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گگو .. ۔ ۲۰
۲۹۔ سردار محمد صاحب فورٹ عباس .. ۔ ۵
۳۰۔ چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈو الہ یار .. ۔ ۱۰
۳۱۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ .. ۔ ۱۰
۳۲۔ مرزا غلام حیدر صاحب دلہیہ ، نوشہرہ چھاؤنی .. ۔ ۴
۳۳۔ افتخار احمد صاحب ایاز ربوہ .. ۔ ۱
۳۴۔ ایم رمضان سعید صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ .. ۔ ۲
۳۵۔ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ .. ۔ ۲
۳۶۔ شیخ نواب الدین صاحب دفتر وقف جدید ربوہ ۲ ۔ .۵۰
۳۷۔ خلیفہ علیم الدین صاحب دار الصدر ربوہ .. ۔ ۵
۳۸۔ چوہدری شبیر محمد صاحب دار النصر ربوہ .. ۔ ۵
۳۹۔ میاں نثار احمد صاحب سیکرٹری مال پشاور .. ۔ ۵
۴۰۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب بھاٹی گیٹ لاہور .. ۔ ۳۰
۴۱۔ محمد سلیمان صاحب 〃 .. ۔ ۱
۴۲۔ منور بی بی صاحبہ 〃 .. ۔ ۴
۴۳۔ ریاض احمد صاحب 〃 .. ۔ ۱۰
۴۴۔ محمد لطیف صاحب 〃 .. ۔ ۱
۴۵۔ شیخ محمد اقبال صاحب دیپالپور .. ۔ ۱
۴۶۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور .. ۔ ۴
۴۷۔ ملک لطیف احمد صاحب دفتر لنگر خانہ ربوہ ۱ ۔ .۵۰
۴۸۔ ملک محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی .. ۔ ۴
۴۹۔ کیپٹن منظور احمد صاحب 〃 .. ۔ ۲
۵۰۔ بابو غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ملتان شہر ۳۱ ۔ ۵
۵۱۔ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالسمیع صاحب شیخوپورہ .. ۔ ۱۵
۵۲۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز .. ۔ ۵
۵۳۔ چوہدری محمد شفیع صاحب نیا میانہ پور سیالکوٹ .. ۔ ۱۰
۵۴۔ محمد الیاس صاحب ربوہ .. ۔ ۳
۵۵۔ بشیر احمد صاحب ایس ایم پرنم نگر براستہ رائے ونڈ .. ۔ ۱
۵۶۔ اے عظیم آدم جی جوٹ ملز نرائن گنج .. ۔ ۲۰
۵۷۔ بشریٰ صادقہ صاحبہ زوجہ عزیز احمد صاحب .. ۔ ۱
۵۸۔ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب شاہ نکدر .. ۔ ۱
۵۹۔ سید عبدالسلام صاحب دمنزی، عبدالرحیم صاحب دار الیمن ربوہ .. ۔ ۳
۶۰۔ ملک احمد خان صاحب نصیر پور ضلع منٹگمری .. ۔ ۵
۶۱۔ محترمہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ بذریعہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب .. ۔ ۱۰
۶۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی .. ۔ ۵
۶۳۔ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ .. ۔ ۱۰
۶۴۔ مکرم چوہدری اسیر احمد صاحب .. ۔ ۱۰
۶۵۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر .. ۔ ۱۰
۶۶۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر .. ۔ ۱۰
۶۷۔ شیخ لطیف احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور .. ۔ ۱۰
۶۸۔ محمد احمد صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد
۶۹۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب جماعت شیخوپورہ ۲۵ ۔ ۱۶
۷۰۔ میاں محمد حسین صاحب جماعت مردان .. ۔ ۱۸
۷۱۔ عبدالرحمٰن صاحب عزیز پاکپتن .. ۔ ۳

ایک ضروری اعلان

جو احباب اپنے کسی مرحوم عزیز یا رشتہ دار موصی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے جلسہ سالانہ پر ربوہ لانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ مہربانی فرماکر ۱۵ر دسمبر ۶۲ء تک دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرماکر نعش لانے کی اجازت حاصل کریں تاکہ ضروری انتظامات کرنے میں کوئی دقت نہ ہو اور وقت پر احباب اور کارکنان دفتر کو کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے نعش لانے کی اجازت دینے پر صرف اسی صورت میں غور ہوگا کہ مرحوم کے ورثاء نے ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے مرحوم کے ترکہ وغیرہ کے متعلق تصفیہ کرلیا ہو اور ان مرحومین کی وفات پر چھ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہو

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والاصفات ہر احمدی کیلئے لائق صد احترام ہے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ سیرت پر ایک کتاب شائع کی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر بزرگان وعلماء سلسلہ کے قیمتی مضامین بھی شامل ہیں۔

خاکسار مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز حمید الدین اختر کا نکاح ہمراہ بشریٰ مہر بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ بعوض دو ہزار روپیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۶۲-۱۱-۱۵ کو پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(الیاس الدین از بہلول پور چک ۱۲۷)

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

پسرم قاضی محمد اسلم صاحب کی برات ربوہ سے مورخہ ۲۴ر نومبر ۶۲ء کو راولپنڈی کو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب کے ہاں روانہ ہوئی اور واپس ربوہ ۲۶ر نومبر ۶۲ء کو پہنچی اور دعوت ولیمہ ۲۷ر نومبر ۶۲ء کو بعد نماز ظہر منعقد کی گئی جس میں بزرگان کرام اور اہل محلہ کے اکثر احباب نے بھی شمولیت فرماکر شکریہ کا موقع دیا۔ مولوی محمد نذیر صاحب آف لائل پور نے دعا فرمائی احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں یہ رشتہ قاضی محمد نذیر صاحب آف راولپنڈی کی تیسری صاحبزادی عزیزہ حمیدہ بیگم سے ہوا ہے۔

(والسلام قاضی غلام نبی محلہ دار الیمن ربوہ حال معرفت پنجاب نلور ملز گلبرگ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بہنوئی خواجہ رفیق احمد صاحب سمندری کا چھوٹا بچہ کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار خواجہ محمد افضل احمد نگر)

۲۔ میرے تایا چوہدری رسول بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۶/۱۱-۷ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور تکلیف روز بروز بڑھ رہی ہے درویشان قادیان اور دیگر احباب چوہدری صاحب کے لئے دعا کریں خداوند کریم انھیں کامل صحت عطا فرمادے (محمد انور گوندل چوہدری محمد)

۳۔ عاجزہ کا لڑکا عزیز سید وسیق الدین احمد صاحب سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عاجزہ سیدہ صادقہ خاتون اہلیہ سید جلال الدین صاحب آف مونگھیر)

۴۔ خاکسار کا لڑکا ایاز احمد جو واقف زندگی ہے چند یوم سے بیمار ہے احباب سے عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری مقصود احمد نمبردار سکنہ قیام پور ضلع گوجرانوالہ)

رشید اینڈ برادر سیالکوٹ

کی نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

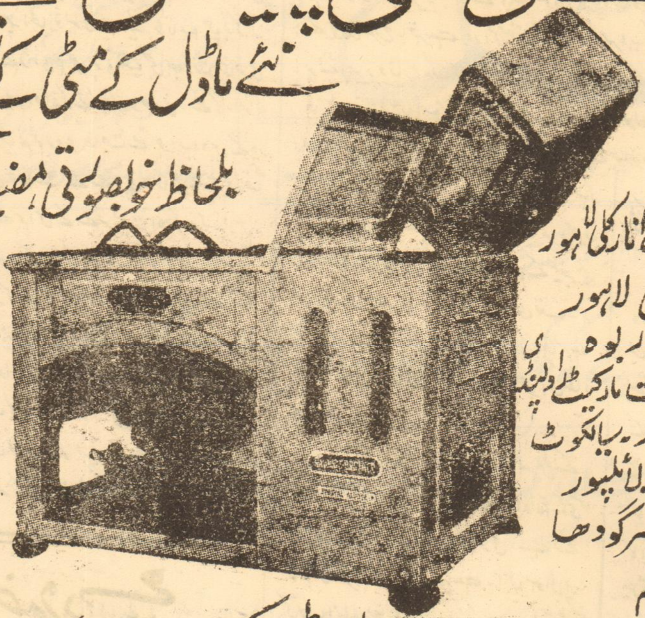

مندرجہ ذیل ڈیلروں سے مل سکتے ہیں

جو بلحاظ خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں

۱۔ چائنہ مارٹ دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور
۲۔ چاند کراکری ہاؤس رنگ محل لاہور
۳۔ بھٹی چیپ ہاؤس ربوہ
۴۔ اعوان جنرل سٹور لیاقت مارکیٹ راولپنڈی
۵۔ امپیریل سپورٹس ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ
۶۔ سندھ سٹور۔ کچہری بازار۔ لائلپور
۷۔ گوندل سٹور کچہری بازار۔ سرگودھا
۸۔ قریشی برادرز ۔ جہلم
۹۔ عبدالرشید محمد یار کابلی گیٹ پشاور
۱۰۔ اعوان برادرز۔ چک بازار۔ پشاور صدر
۱۱۔ آرمی سٹور۔ ایبٹ آباد
۱۲۔ فرنٹیئر کمرشل ایجنسی۔ نوشہرہ
۱۳۔ اسلم جنرل سٹور۔ قصور

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر نئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے ۱۷ دسمبر ۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ فی کاپی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔ اس کے بعد آنیوالے ٹنڈر قبول نہ ہوں گے

نمبر شمار	کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
(i)	اے ای این/۳ لاہور کے سیکشن میں ٹائپ کے ۲ یونٹ کوارٹروں کی تعمیر (پروگرام ۱۹۶۲-۶۳ء)	روپے ۱۰۰۰۰/-	روپے ۲۰۰۰/-	چھ ماہ
(ii)	اے ای این/۳ لاہور کے سیکشن میں درجہ چہارم کے ۷ یونٹ کوارٹروں (Q 26 TYPE) کی تعمیر پروگرام ۱۹۶۲-۶۳ء	روپے ۱۵۰۰۰/-	روپے ۳۰۰۰/-	آٹھ ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں۔ جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام ۱۷ دسمبر ۶۲ء سے پیشتر کاغذات نامزدگی ہمراہ لاکر اپنے نام رجسٹرڈ کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کی مالی حیثیت کے اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ ہوں

۳۔ مفصل شرائط ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم خرچ والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۱۷ دسمبر ۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ مع لیبر و میٹریل دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کے موقعہ کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

نام کی تبدیلی

میں نے اپنا نام محمد اقبال کی بجائے عبدالرشید اقبال رکھا ہے۔ لہذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔ (خاکسار عبدالرشید اقبال ۱۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ فرماتے ہیں :۔

"میں نے دواخانہ خدمت خلق کی ادویات کو خود بھی استعمال کیا اور مریضوں کو بھی استعمال کرا کے دیکھا اور مفید پایا"۔

احباب بھی اس ادارہ سے طبی ضروریات کو پورا فرمائیں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مرہم سفید

بچوں کے پھوڑے پھنسیوں کے لئے ایک روپیہ ۱/-

حب مسان

سوکھے بخار کی مجرب دوا دو روپے ۲/-

گڑھتی

پیدائش کے بعد بچے کی پہلی غذا ایک روپیہ ۱/-

بچوں کی چونڈی

دستوں کو روکنے کی بہترین دوا ایک روپیہ ۱/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر۔ مفت

* عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

میری غیر جانبداری کی پالیسی کمزور ہو گئی ہے پنڈت نہرو کا اعتراف

"بھارت اپنی فوجی طاقت بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھے گا"

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں جو امریکہ میں نشر ہوا کہا ہے کہ چین سے سرحدی تنازعہ کے باعث بھارت کی غیر جانبداری کی پالیسی کمزور ہو گئی ہے۔ تاہم بھارت کو جن رکاوٹوں اور ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کے بعد بھی میرا خیال ہے کہ غیر جانبداری کی پالیسی نہ صرف بھارت بلکہ دوسرے ملکوں کے لئے بھی بہتر ہے

آپ نے کہا بھارت یا چین دونوں میں سے کوئی ملک بھی ایک دوسرے کو تباہ کن شکست نہیں دے سکتا۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ بھارت کئی سال تک لڑائی جاری رکھنے کی تیاریاں کر رہا ہے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ بھارت چینی فوجوں کو مار بھگائے گا۔ آپ نے کہا اگر چین سے مذاکرات کا سوال بھی پیدا ہو گیا تب بھی بھارت اپنی فوجی تیاریاں جاری رکھے گا۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو کل بذریعہ طیارہ تیز پور پہنچے۔ آپ محاذ کا معائنہ کریں گے مقامی فوجی کمانڈروں سے ملاقات کریں گے۔ اور ان فوجیوں سے بھی ملیں گے۔ جو چینی صفوں کے عقب سے واپس آئے ہیں۔ آپ یہ معلوم کرنے کی کوشش بھی کریں گے کہ آیا چینی متارکہ جنگ کے اعلان پر عملدرآمد کر رہے ہیں یا نہیں۔ وزیر دفاع مسٹر چوان آسام کے گورنر اور وزیر اعلیٰ اور مسز اندرا گاندھی بھی وزیر اعظم کے ہمراہ ہیں۔ پنڈت نہرو نے اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ مجھے چینی فوجوں کی واپسی کے بارے میں کوئی تازہ خبر نہیں ملی ہے۔ پنڈت نے کل تیسرے پہر گوہاٹی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چینی حملہ بھارت کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ایک مسئلہ بن گیا ہے۔ سرحد پر جو کچھ ہوا ہے وہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ وزیر اعظم نے دعویٰ کیا کہ بعینہ چینی حملے سے بھارت کو فائدہ پہنچا ہے کیونکہ چھوٹے چھوٹے جھگڑے ختم ہو گئے ہیں اور بھارتی عوام میں اتحاد پیدا ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نے گوہاٹی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا کہ اگر چین سے لڑائی نہ بھی ہوتی تب بھی بھارت اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ انہوں نے دہرایا کہ ہم پوری طاقت سے جواب دیں گے اور وطن کی حفاظت کے لئے اپنی دفاعی قوت میں اضافہ کریں گے ہم اس کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا۔ حالات کی ستم ظریفی ہے کہ ہم جو دنیا بھر کو امن کا پرچار کرتے ہیں اب حملے کا سامنا کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ ان حالات کے باوجود بھارت غیر جانبداری ترک نہیں کرے گا۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ جنگی اخراجات میں اضافہ کے باعث بھارت کو اپنے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں کچھ حد تک کمی کرنی پڑے گی۔

مشرقی پاکستان میں فوج کے علیحدہ یونٹ قائم کرنے کا حکم دیدیا گیا

بھارت کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر اسلام آباد میں دارالحکومت کی تعمیر نہیں روکی جائے گی

قومی اسمبلی کا وقفہ سوالات

راولپنڈی ۶ دسمبر۔ وزیر خزانہ مسٹر عبد القادر نے کہا ہے کہ چین اور بھارت کے درمیان تنازعہ اور بھارت کو اسلحہ کی سپلائی سے پیدا شدہ صورت حال کے پیش نظر حکومت اسلام آباد میں دارالحکومت کی تعمیر کا کام معطل نہیں کرے گی۔ مسٹر عبد القادر نے جو قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران مسٹر قمر الاحسن کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے کہا کہ حکومت ملک کے دفاع کی ذمہ داری سے پوری طرح باخبر ہے اور اس مقصد کے لئے سرمایہ کی ضروریات پوری کرے گی۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے امور دفاع ملک محمد قاسم نے میجر افسر الدین کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج میں اب مشرقی پاکستان کے مزید جوانوں کو تربیت دی جائے گی۔ میجر افسر الدین نے سوال کیا تھا کہ مسلح افواج میں مشرقی پاکستان کے جوانوں کی بھرتی کے لئے جو کوٹہ مقرر کیا گیا تھا اس میں اضافہ کیا گیا ہے یا نہیں ملک قاسم نے کہا کہ مسلح افواج میں مشرقی پاکستان سے مزید بھرتی کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان کے نوجوانوں کی بڑی تعداد مسلح افواج میں شامل ہو جائے گی۔ ملک قاسم نے کہا کہ اضافی بھرتی کی تفصیلات بتانا عوامی مفاد میں نہیں ہے۔

ملک محمد قاسم نے میجر افسر الدین کے اس سوال کا جواب نفی میں دیا کہ کیا واہ آرڈیننس فیکٹریز میں اسلحہ کی تیاری کو ترقی دینے کے کام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس سوال پر کہ جاپان اور مغربی جرمنی کی مدد سے واہ آرڈیننس فیکٹریز میں کتنی تعداد میں اسلحہ تیار ہو رہا ہے ملک قاسم نے کہا کہ اس کی تفصیلات بتانا عوامی مفاد کے خلاف ہے۔

ڈنکن سینڈیز اور پاکستانی ہائی کمشنر کی بات چیت

لندن ۶ دسمبر۔ برطانیہ کے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر ڈنکن سینڈیز نے لندن پہنچ کر کل دوسری بار پاکستانی ہائی کمشنر لیفٹننٹ جنرل محمد یوسف سے ملاقات کی۔ بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر چھاگلہ اور ڈنکن سینڈیز کے درمیان بھی بات چیت ہوئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ پاکستانی ہائی کمشنر نے صدر ایوب کا ایک پیغام ڈنکن سینڈیز کے حوالے کیا۔ جو تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی بات چیت میں امریکہ اور برطانیہ کی شمولیت سے متعلق ہے۔

نہرو کو امریکہ سے فوجی معاہدہ کرنیکا مشورہ

دہلی ۶ دسمبر بھارت کے سوشلسٹ رہنما ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے پنڈت نہرو کو بغیر کسی جھجک کے امریکہ سے فوجی معاہدہ کرنے کا مشورہ دیا ہے انہوں نے پاکستان کے ساتھ کنفیڈریشن کی بھی تائید کی اور چین کے خلاف جنگ کے لئے عوام کی فوج تشکیل دینے کا مطالبہ کیا جس میں بھارت کا ہر شہری شریک ہو۔ رام منوہر لوہیا نے چین کے مقابلہ میں نہرو حکومت کی کمزور پالیسی پر سخت تنقید کی۔

پاک بھارت مصالحت کے امکانات روشن ہیں

دہلی ۶ دسمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ سر گیری فیلڈ باروک نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مصالحت کے امکانات روشن ہیں انہوں نے کہا کہ بھارت کے لئے آسٹریلیا کی فوجی امداد آسٹریلیا سے روانہ ہو گئی ہے۔ سر گیری فیلڈ آج دہلی سے بنکاک روانہ ہو گئے۔

ایم ایوب وزارتی وفد کے رکن ہوں گے

راولپنڈی ۶ دسمبر۔ مغربی جرمنی میں پاکستان کے سفیر ایم ایوب کو راولپنڈی طلب کر لیا گیا۔ وہ کشمیر کے جھگڑے میں وزارتی سطح کی بات چیت میں پاکستانی وفد کے ایک رکن ہوں گے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

مگر غور کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا آپ لوگوں کے بس کی بات نہیں کیونکہ آپ لوگوں کو تعصب نے دونوں آنکھوں سے اندھا کر رکھا ہے۔

آپ دس ہزار دفعہ مولویوں میں مصالحت کرائیں عارضی کامیابی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک جماعت احمدیہ کے ساتھ آپ لوگ انصاف سے پیش نہیں آئیں گے آپ کو کبھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے ساتھ انصاف کرو تا کہ تم آپس میں انصاف کرنا سیکھو۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ڈسپنسری کے لئے ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی فوری ضرورت ہے۔

امیدوار دیانتدار۔ محنتی اور تجربہ کار ہونا چاہیے۔ درخواستیں پریذیڈنٹ مقامی یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے نام آنی چاہئیں۔

(سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل)

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی وفات

محترمہ رحیمن صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء بعمر ۷۶ سال کراچی میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ مورخہ ۲۶ نومبر کو بذریعہ ریل گاڑی کراچی سے ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲۷ نومبر کو صبح نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی اولاد نیز پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی مجموعی تعداد ۱۰۸ ہے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴